۶۰ سال پہلے

"ہجرت" کا لفظ کس قدر تمہارے لیے ناآشنا اور نامانوس ہے؟ تم سمجھتے ہو کہ یہ دنیا کے اس عہد جہل و وحشت کی یادگار ہے جب مذہبی جذبات کی برانگیختگی نے تمدنی احساسات کو مغلوب کر دیا تھا اور انسان دین پرستی کے جنون میں اپنی عقلی و تمدنی زندگی تک کو قربان کر دیتا تھا لیکن بتلاؤ' اب دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ علمی و تمدنی ترقیاں بھی تم کو جس راہ کی طرف بلا رہی ہیں وہ ہجرت کی حقیقت سے کب خالی ہیں؟ اور خود علم و تمدن کا تمام ذخیرۂ عروج بھی کس عملی حقیقت کا نتیجہ ہے؟ ہجرت سے مقصود یہ ہے کہ اعلیٰ مقاصد کی راہ میں کمتر فوائد کو قربان کر دینا' اور حصول مقصد کی راہ میں جو چیزیں حائل ہوں' ان سب کو ترک کر دینا۔ خواہ آرام و راحت ہو' مال و دولت ہو' نفسانی خواہشیں ہوں' حتیٰ کہ قوم ہو' ملک ہو' وطن ہو' اہل و عیال ہوں' سب کو چھوڑ دینا۔ پھر بتلاؤ' علم و عمل کا کون گوشہ ہے جس میں کامیابی بغیر اس جذبہ کے مل سکتی ہے؟ انسان کے مطلوبات میں سے کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ایسی بتلا سکتے ہو جو بلا ہجرت کے مقام سے گزرے' اس نے پالی ہو؟ یہ دنیا کی علمی و تمدنی ترقیاں' حیرت انگیز اکتشافات' انقلاب انگیز ایجادات' دولت کی فراوانی' تجارت کی عالمگیری' نئی نئی آبادیوں کا قیام' طرح طرح کے وسائل' معیشت و فلاح کا ظہور' پھر ملکوں کا عروج' قوموں کی بالادستی' تمدن کی وسعت' فی الحقیقت انسان کے کس عمل حق کے نتائج و ثمرات ہیں؟ اگر کج نظری چھوڑ دو تو معلوم کر لو گے کہ صرف عمل ہجرت کے...... یہ کیسی عجیب بات ہے کہ اگر صرف قطب شمالی کی تحقیق کے لیے مہاجرین کشف کے ڈیڑھ سو قافلے یکے بعد دیگرے نکلیں اور یکسر قربان و ہلاک ہو جائیں تو تم کہو کہ یہ تحقیق علم کا کمال اور جذبہ نوع پرستی کی انتہا ہے' لیکن اگر اسی چیز کو اللہ کی شریعت ایک جامع تر لفظ "ہجرت" سے تعبیر کرے تو تم اس کا انکار کر دو؟ تمہارے نزدیک یہ تو تمدن ہے کہ دریائے نیل کا مخرج دریافت کرنے کے لیے سینکڑوں انسان اپنا گھربار چھوڑ دیں اور ہلاک ہو جائیں' لیکن یہ وحشت ہے کہ قیام حق اور اشاعت صداقت کی راہ میں اللہ کے بندے ترک وطن کریں؟ اگر نیوٹن اپنی راتوں کی نیند اور بستر کی راحت چھوڑ دے تاکہ "کشش ثقل" کا قانون دریافت کر لے' تو تم اس کی پرستش کرو اور کہو کہ یہ علم پرستی ہے' لیکن اگر تم عزم و طلب کے ایسے ہی پرستار ہو تو اس عازم صادق کے لیے کیا کہتے ہو جو قانون کشش ثقل کے لیے نہیں بلکہ قانون نجات عالم کے لیے اپنا گھربار چھوڑ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ حق پرستی ہے۔

(ترجمان القرآن' التزام جماعت' جلد ۱۰' عدد ۱' ۶ و جلد ۱۱' عدد ۱' اگست' ستمبر ۱۹۳۷ء/ جمادی الاخریٰ و رجب ۱۳۵۶ھ)